اربعون حديثا
فی فضل القرآن الکریم وتلاوته

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اربعین
برکاتِ قرآن

مرتب

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمہ
[متوفی: ۱۳۵۰ھ]

مترجم

مولانا محمد اشرف رضا ہاشمی اشرفی
[استاذ-دار العلوم گلشن اجمیر، بھروچ، گجرات، انڈیا]

تخریج

محمد اُسامہ قادری نعیمی
[متخصص جامعۃ النور]

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

اربعون حدیثا فی فضل القرآن الکریم و تلاوتہ

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اربعین برکاتِ قرآن

فضائل قرآن پر چالیس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُرتِب

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمہ

[متوفی: ۱۳۵۰ھ]

مترجم:

مولانا محمد اشرف رضا ہاشمی اشرفی

[استاذ–دار العلوم گلشن اجمیر، بھروچ، گجرات، انڈیا]

تخریج

محمد اُسامہ قادری نعیمی

[متخصص جامعۃ النور]

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

نام رسالہ : اربعون حدیثا فی فضل القرآن الکریم و تلاوته

ترجمہ "اربعین برکاتِ قرآن"

مصنّف : امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی (متوفی: ۱۳۵۰ھ)

مترجم : مولانا محمد اشرف رضا ہاشمی اشرفی

تعداد : ۴۲۰۰

اشاعت نمبر : ۳۲۴

اشاعت اوّل: اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

تاریخ اشاعت دوم: شوال المکرم ۱۴۴۲ھ / جون ۲۰۲۱ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net

پر موجود ہے

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اللہ عزّوجلّ نے بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں ہیں، اُن میں سب سے افضل کتاب ’’قرآنِ کریم‘‘ ہے جسے رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نازل فرمایاہے۔یہ اللہ تعالیٰ کامبارک کلام ہے ،اس پر اسلام اور احکامِ اسلام کا مدار ہے۔احادیثِ نبویہ علیہ التحیۃ والثناء میں اسے پڑھنے اور پڑھانے کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں نہ صرف یہی بلکہ مومنین کے لئے اسے شفاء قرار دیا گیاہے کہ اس سے ظاہری وباطنی امراض، گمراہی اور جہالت وغیرہ دُور ہوتے ہیں اور ظاہری وباطنی صحت حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے:وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.(بنی إسرائیل:۱۷/ ۸۲)

ترجمہ:اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفااور رحمت ہے۔

اس آیت کے تحت صدرُ الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ ضلالت وجہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری وباطنی صحت حاصل ہوتی ہے ، اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقّہ ومعارفِ الٰہیہ وصفاتِ حمیدہ واخلاقِ فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتابِ مجید ایسے علوم ودلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کواپنے انوار سے نیست ونابود کر دیتے ہیں اور اس کاایک ایک حرف برکات کاگنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دُور ہوتے

ہیں۔(خزائن العرفان)

اور قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں نہیں یہ کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ''(سُنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفاً من القرآن ماله من الأجر، برقم: ۲۹۱۰، ٤/ ۲۲)

مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف ''الم'' پڑھ لیا تو اُس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔

اور حدیث شریف میں قرآن سیکھ کر اُس کی تعلیم دینے والے کو بہترین شخص قرار دیا گیا۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ جو قرآن سیکھے اور سیکھائے'' (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلّمه، برقم: ۵۰۲۷، ۳/ ۳۵۳)

اور دوسری حدیث شریف میں فرمایا: ''جس شخص نے قرآن سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اُس پر عمل کیا تو قرآن شریف اُس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔''(تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر ،ذکر من اسمه: عقیل، عقیل بن أحمد....إلخ، ٤١/ ۳)

اور قرآنِ کریم روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو

کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا۔"(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، برقم: ٨٠٤، ١/ ٥٥٣)

اور قرآنِ کریم پڑھنے کو اس امت کی بہترین عبادت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کی بہترین عبادت قرآن پڑھنا ہے"(الجامع لشعب الإیمان، باب فی تعظیم القرآن، فضل فی إدمان تلاوۃ القرآن، برقم: ١٨٦٥، ٣/ ٣٩٦)

اور اس کے علاوہ قرآنِ کریم کے بیشمار فضائل ہیں۔ زیر نظر رسالہ بنام "أربعون حدیثاً فی فَضلِ القرآن الکریم وتلاوِتہ" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ نے تالیف فرمایاہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے اس رسالے میں قرآنِ کریم کے فضائل میں چالیس احادیث کو جمع فرمایاہے۔ یہ رسالہ اوّلاً عربی میں تھا لیکن حضرت مولانا اشرف رضا اشرفی صاحب زید علمہ کی عمدہ کاوش کے نتیجے میں اس کا پہلا سلیس اُردو ترجمہ بنام "اربعین برکاتِ قرآن" سامنے آیا جسے شائع کرنے کی سعادت اولاً محترم بشارت صدیقی صاحب کے ادارے "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کے حصے میں آئی۔ یقیناً موصوف کی یہ عمدہ کاوش ہے اور پھر مزید اس پر تخریج وغیرہ کے حوالے سے کام بفضلہ تعالیٰ ہمارے ادارے کے متخصص فی الفقہ الاسلامی حضرت مولانا محمد اسامہ قادری نعیمی زید علمہ کے حصے میں آیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

لہٰذا ادارہ اس رسالہ کو اپنی سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲۴ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

مؤلّف، مترجم اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی خدمات میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

فقط

محمد عطاءاللہ نعیمی

خادم الحدیث الإفتاء بجامعة النور

جمعیة اشاعة اهل السنة (پاکستان)

انتساب

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم

سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم

سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مُجددِ اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

محدث اعظم

سیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکارِ کلاں

سیّد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سیّد محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر (اوّل)

تمام تعریفیں اللہ ربّ العزّت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد ﷺ پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر۔

"اربعین برکاتِ قرآن" [فضائل قرآن پر ۴۰ احادیث رسول اللہ ﷺ] عارف حق و عاشق رسول ﷺ -امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمہ [م: ۱۳۵۰ھ] کی کتاب "اربعون حدیثا فی فضل القرآن الکریم و تلاوته" کا پہلا سلیس اُردو ترجمہ ہے، جسے ترجمہ کرنے کی سعادت مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی کو حاصل ہوئی۔

موجودہ دور میں اس کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن یہ کتاب برِّ صغیر کے اردو خواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت الحمد للہ! مختلف اہم عربی کتب ورسائل کا اردو ترجمہ کرانے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ کتاب اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کی اے ویں اشاعتی پیش کش ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و اراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کو مزید دینی و علمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع و فیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ!

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں
محمد بشارت علی صدیقی اشرفی
جدہ شریف، حجاز مقدس

انتساب

حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ

خلفاے راشدین، اہل بیت پاک، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

امام الہمام امام اعظم نعمان بن ثابت وجملہ ائمۂ مجتہدین ومحدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین

غوث الثقلین حضور غوث اعظم، حضور خواجۂ خواجگاں غریب نواز وجملہ اولیائے کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین

پیر طریقت سیدی سرکار ہاشمی میاں المعروف پیر باپو قادری اونا۔ پیر طریقت سیدی سرکار آل مصطفی المعروف دادا باپو قادری جعفر آباد۔ پیر طریقت سیدی سرکار یوسف میاں باپو قادری ٹمبی

وجملہ پیران عظام حفظہم اللہ اجمعین

استاذ محترم حضرت مولانا قاری عبد الرحیم احمد قادری برکاتی اشرفی اونا۔ استاذ محترم مفتی محمد عاقل مصباحی رضوی بریلی شریف۔ استاذ محترم حضرت مولانا غلام یسین مصباحی نورانی آمود۔

وجملہ اساتذۂ کرام، والدین کریمین وجملہ اساتذۂ دار العلوم گلشن اجمیر بھروچ

”زید مجدہم العزیز“

ہدیۂ تشکر

یہ گدائے ہاشمی اپنے تمام احباب کا شکر گزار ہے

بالخصوص مولانا بشارت علی صدیقی صاحب

کہ جنہوں نے اس عظیم کام کے لیے مجھ ناچیز کا انتخاب فرمایا،

مفتی محمد صابر مصباحی کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر اس کی تصحیح فرمائی

اور اساتذۂ دار العلوم گلشن اجمیر کہ جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے

اور دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے!

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

حالات مرتب

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمہ [م:۱۳۵۰ھ]

علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی کی ذات گرامی ان نابغۂ روزگار شخصیتوں میں سے ایک ہے جنہوں نے اپنے علم وفضل اور دینی غیرت وحمیت کے ساتھ دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کے ایمان ویقین کے تحفظ وبقا میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسلام دشمن عناصر کے داخلی اور خارجی فتنوں کی سرکوبی کے لیے نوک قلم سے تلوار کا کام لیا اور ہر محاذ پر امت مسلمہ کی مسیحائی فرمائی۔

نام ونسب: علامہ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت: علامہ یوسف نبہانی ۱۲۶۵ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں اپنے آبائی وطن فلسطین کے "احزم" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ "نبہان" عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے، اسی قبیلے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کو نبہانی کہا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت: آپ کے والد گرامی شیخ اسماعیل بن یوسف نبہانی ایک جیّد عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے والد سے پڑھا اور ان ہی کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔ جب آپ کی عمر سترہ سال ہوئی تو والد محترم نے اعلیٰ تعلیم کے لیے مصر بھیجا جہاں آپ یکم محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں مشہور یونیورسٹی الازہر میں داخل ہوئے اور تقریباً ساڑھے چھ سال تک اساطین امت اور علمائے اسلام سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین (مترجم) ص:۲۱، مطبع: برکات رضا، پوربندر گجرات)

جن اساتذہ کے چشمۂ صافی سے آپ نے سیرابی حاصل کی، ان میں سے چند کے

اسماء یہ ہیں:

(۱)علامہ سید محمد دمنہوری؛ (۲) شیخ ابراہیم؛(۳) شیخ احمد شافعی؛(۴) شیخ حسن مالکی؛(۵)علامہ شمس الدین محمد انبانی؛(۶)علامہ عبد القادر رافعی، حنفی؛(۷)علامہ شیخ یوسف حنبلی۔

زیورِ علم و فن سے آراستہ ہونے کے بعد آپ آستانہ چلے گئے جہاں آپ جریدہ "الجوائب" سے وابستہ ہو گئے۔ پھر ایک عرصہ تک شعبۂ قضا سے منسلک رہے، یہاں تک کہ بیروت میں وزات قانون وانصاف کے سربراہ بن گئے اور بیس سال سے زیادہ مدت تک اس عظیم منصب پر فائز رہے۔ عمر کے آخری حصے میں مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہیں عبادت وریاضت اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہو گئے۔

تصنیف و تالیف: اسلام کے اس مایہ ناز فرزند نے قلمی میدان میں ایسی بیش بہا تصانیف چھوڑی ہیں کہ جن کے مطالعہ سے آنکھوں کو نوراور دلوں کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ مذہب حق اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت اور مذاہب باطلہ (نجدیہ، خارجیہ، رافضیہ، وغیرہا) کی تردید میں آپ نے جو قابل قدر علمی و تحقیقی کتابیں تحریر فرمائی ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے:

الفتح الکبیر فی ضم الزیاد الیٰ الجامع الصغیر
جواھر البحار فی فضائل النبی المختار
مجموعۃ اربعینات
مفرج الکروب ومفرح القلوب
حزب الاستغاثہ لسیدالسادات
احسن الوسائل فی نظم اسماءالنبی الکامل
کتاب الأسماءللنبی الاسمی

حجة الله علیٰ العالمین فی معجزات سیدالمرسلین
العقود اللؤلؤ یة فی المدائح المحمدیة
الورد الشافی من الموردالصافی
ھادی المر یدإلیٰ طرق الأسانید
الأ سالیب البدیعة فی فضل الصحابة و إقناع الشیعة
إرشادالحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری
البرھان المسدد فی إثبات نبوۃ سیدنا محمد ﷺ
القول الحق فی مدائح خیر الخلق
سعادة الدار ین فی الصلٰوۃ علیٰ سیدالکونین
سبیل النجاۃ فی الحب فی الله و البغض فی الله
رفع الاشتباہ فی إستحالة الجھة علی الله
المجموعة النبھانیة فی المدائح النبو یة
الشرف المؤبّد لاٰل محمدﷺ وغیرہ

قادر الکلام شاعر: آپ قادر الکلام شاعر بھی تھے، شعر گوئی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعہ عقائد حقہ کو واضح فرمایا اور دین سے سر تابی کرنے والوں کا سر کچل کر رکھ دیا۔

آپ کے زمانے میں دشمن اسلام، نبی ﷺ کی شان گھٹانے اور آپ کے فضائل و کمالات مٹانے کی ناپاک کوشش کر رہے تھے، اور بہت سی اسلام مخالف تحریکوں نے اپنا سر ابھار رکھا تھا، آپ اپنی زبان و قلم کو ہتھیار بنا کر ان سے نبرد آزما ہوئے اور نظم و نثر کے ذریعہ ان کے ناپاک عزائم اور فتنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا، نیز تجد د پسند اور باطل پرست تحریکوں کو موت کی نیند سلا دیا۔

فن شاعری میں آپ کے قادر الکلامی کی منہ بولتی تصویر مندرجہ ذیل کتابیں ہیں:

(١)النظم البديع فى مو لد الشفيع.

(٢)الهمز ية الالفيه(طيبةالغراء)فى مدح سيد الانبياء.

(٣) قصيدة سعادة المعاد فى موازنة بانت سعاد.

(٤) قصيدة الرائية الكبرى.

(٥)الرائيةالكبرى فى ذم البدعة و مدح السنة الغراء.

فن تصوف میں نمایاں مقام: لوگ آپ کو القاضی، الفقیہ، الصوفی کے لقب سے یاد کرتے تھے، علم تصوف میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا، رسول اللہ ﷺ کی مدح میں آپ نے بہت سے قصائد تحریر فرمائے، مدح نبی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسی وجہ سے آپ کی اکثر تصانیف حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف اور مدح وثنا پر مشتمل ہیں۔ آپ نے ''تصوف'' کو متعدد طرق کے علمائے کرام سے حاصل کیا، جیسا کہ ''الاعلام الشرقیۃ'' کے مصنف نے شمار کرائے ہیں اور وہ یہ ہیں:

طریقۂ شاذلیہ: محمد بن مسعود القاضی اور علی نورالدین یشرطی سے۔

طریقۂ نقش بندیہ: امداداللہ الفاروقی اور غیاث الدین ارملی سے۔

طریقۂ قادریہ: حسن بن ابی حلاوہ الغزی سے۔

طریقۂ رفاعیہ: عبد القادر بن ابی رباح الدجانی الباقی سے۔

طریقۂ خلوتیہ: حسن رضوان السعیدی سے۔

وفات: ۱۳۵۰ھ، مطابق ۱۹۳۲ء میں علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے دارِ آخرت کے لیے رختِ سفر باندھا اور بیروت میں آسودۂ خاک ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث-[۱]

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ تعالی عنه قال : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیه وسلم : "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه". رَوَاهُ الْبُخَارِی.(۱)

ترجمہ:امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

" تم میں سب سے زیادہ بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور (دوسروں کو بھی) سکھائے۔" اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۲]

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ :"اَلَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآن وَ هُوَ مَاهِرٌ بِه مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ و هُوَ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَمُسْلِمٌ۔(۲)

---

(۱) [أخرجه البخاری(صحیح البخاری،کتاب فضائل القرآن،باب:خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمه،برقم۵۰۲۷،۳/ ۳۵۳) وأبو داود (سُنن أبی داود،کتاب الصّلاة،باب فی ثواب قراءة القرآن،برقم۱۴۵۲،۲/ ۱۰۰) والترمذی (سُنن التّرمذیّ،کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی تعلیم القرآن،برقم۲۹۰۷،٤/ ۲۰)وقال الترمذی : حسن صحیح ، وابن ماجه(سُنن ابن ماجة،کتاب السّنة،باب فضل مَن تعلّم القرآن وعلّمه،برقم۲۱۱،۱/ ۱۲۹)]

(۲)[أخرجه البخاری(صحیح البخاری،کتاب التّفسیر،سورة عبس،برقم۴۹۳۷،۳/ ۳۲۱) ومسلم(صحیح مسلم،کتاب صلاة المسافرین وقصرها،باب فضل الماهر بالقرآن والذی یتتعتع فیه ، برقم۷۹۸،۱/ ۵٤۹.۵۵۰)و أبو داود (سُنن أبی داود،کتاب الصّلاة،باب فی ثواب قراءة القرآن،

ترجمہ:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے ، آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:" جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو وہ معزّز و مکرّم فرشتوں کے ساتھ ہوتا ہے اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے (پڑھنے میں)دشواری ہوتی ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث-[۳]

عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآن مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ."رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَ مُسْلِمٌ.(۱)

ترجمہ:حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا :" اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے تُرُنج(بڑا لیمو) کی طرح ہے

برقم۲،۱٤٥٤/ ۱۰۰) وابن ماجه(سُنن ابن ماجة،کتاب الأدب،باب ثواب القُرآن، برقم۳۷۷۹، ٤/ ۲۷۳)]

(۱) [أخرجه مسلم (صحیح مسلم،کتاب صلاة المسافرین وقصرها،باب فضیلة حافظ القرآن، برقم۱،۷۹۷/ ٥٤۹) و أبو داود فی سننه(سُنن أبی داود،کتاب الأدب،باب مَن یؤمر أن یجالس،برقم۵،٤۸۲۹/ ۱۰۷) والنسائی فی سننه (سُنن النّسائی،کتاب الإیمان وشرائعه، باب مثل الذی یقرأ القرآن من مؤمن ومنافق،برقم۷،٥۰٤۸.۸/ ۱۲۹)]

جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے اور ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس پھل کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو نہیں (لیکن) اس کا ذائقہ عمدہ اور میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اس ریحان پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اس حنظل (اندرائن کا پھل جو سخت کڑوا ہوتا ہے) کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث-[۴]

عَنْ عُمَرَ رضی الله تعالىٰ عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال: "إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَ يَضَعُ بِهِ آخَرِينَ." رواه مسلم.(۱)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ ربّ العزّت قرآنِ کریم کے ذریعہ کچھ قوموں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ کو پست فرماتا ہے۔" اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۵]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي رضی الله تعالىٰ عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ". رواه

(۱) [أخرجه مسلم (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه..إلخ، برقم ۱، ۸۱۷/ ۵۵۹) و احمد (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، برقم ۱، ۲۳۲/ ۳۵۵) والدارمي (سُنن الدّارِمِيّ، كتاب فضائل القرآن، باب إنّ الله يرفع بهذا القرآن أقواماً..إلخ، برقم ۲، ۳۳٦٥/ ۳۲۹) و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، كتاب السّنة، باب فضل مَن تعلّم القرآن وعلّمه، برقم ۱، ۲۱۸/ ۱۳۳)]

مسلم.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قرآن پڑھا کرو؛ اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا۔" اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۶]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله تعالى عنهما قَالَ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَنْفَقُه آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حسد (رشک) کرنا صرف دو شخصوں پر جائز ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ ربّ

---

(۱) [أخرجه مسلم (صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، برقم۸۰٤، ۱/ ۵۵۳) و احمد (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي أمامة الباهلی الصُّدی...إلخ، برقم۲۲۱۹۳،۳٦/ ۵۳۱) وابن حبان (صحيح ابن حبان، كتاب العلم، باب الزّجر عَن كِتبة المَرء السّنن...إلخ، ذكر الحث على تعليم كتاب الله...إلخ، برقم۱۱٦،۱/ ۱٦٤)]

(۲) [أخرجه البخاری (صحيح البخاری، كتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القُرآن، برقم۵۰۲۵،۳/ ۳۵۳) ومسلم (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن...إلخ، برقم۸۱۵،۱/ ۵۵۹) والترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ، كتاب البر والصّلة، باب: ما جاء فی الحسد، برقم۱۹۳٦،۳/ ۸۱) و ابن ماجه فی سننه (سُنن ابن ماجة، كتاب الزّهد، باب الحسد، برقم٤۲۰۹،٤/ ۵۱۵)]

العزّت نے قرآن (کا فہم) عطا فرمایا تو وہ رات و دن اس پر عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ ربّ العزّت نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے رات و دن (اللہ ربّ العزّت کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔" اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث-[۷]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : "مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا؛ لَا أَقُولُ: "الم" حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ." رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اُس کے لیے ایک نیکی ہے اور (یہ) ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم- ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث-[۸]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال: "يَقُولُ اللهُ عَزَّ

---

(۱) [أخرجه الترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القُرآن، باب: ما جاء فیمَن قرأ حرفاً مِن القُرآنِ...إلخ، برقم ۲۹۱۰، ٤/ ۲۲) و ابن ابی شیبه فی مصنفه (المُصنّف لابن أبی شیبة، کتاب فضائل القُرآن، باب ثواب مَن قرأ حروف القُرآن، برقم ۳۰۰۵۳، ۱۵/ ٤۳۸، وفیه: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةً، لَا أَقُولُ: {الم ذَلِكَ الْكِتَابُ}، وَلَكِنَّ الْحُرُوفَ مُقَطَّعَةٌ عَنِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ وَالْمِيمِ)]

وَجلَّ: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِى عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِى السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كُلَامِ اللهِ سبحانه و تعالى عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ تعالى عَلَى خَلْقِهِ". رواه الترمذی و قال: حديث حسن. (١)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: وہ جسے قرآن (کی تلاوت یا اس کے درس ونصیحت نے) اور میرے ذکر نے میری بارگاہ میں سوال کرنے سے مشغول کر دیا تو میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن مجید) کو باقی تمام کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جس طرح خدائے تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث-[۹]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: إِنَّ الَّذِى لَيْسَ فِي جَوفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. رواه الترمذی و قال: حديث حسن صحيح. (٢)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ

---

(١) [أخرجه الترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القُرآن، برقم ٢٩٢٦، ٤/ ٣٠)]

(٢) [أخرجه الترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القُرآن، برقم ٢٩١٣، ٤/ ٢٣) و أحمد فی مسنده (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس....إلخ، برقم ١٩٤٧، ٣/ ٤١٧)]

(دل) ویران گھر کی طرح ہے۔"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث-[۱۰]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا." رَوَاهُ أَبُو دَاوُد، والنّسائى و التِّرْمَذِيّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " (قیامت کے دن) قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا (اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر) چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا؛ کیوں کہ تیرا مقام تیرے آخری آیت پڑھنے کے قریب ہوگا (یعنی آخری آیت پڑھنے تک مقام و مرتبہ بڑھایا جاتا رہے گا)۔"

اسے امام ابو داؤد اور امام نسائی اور امام ترمذی نے روایت کیا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث-[۱۱]

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی الله تعالى عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ

(۱) [أخرجه أحمد (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما، برقم ۱۱، ٦٧٩٩/ ٤٠٤) و أبو داود (سُنن أبي داود، كتاب الصّلاة، باب استحباب التّرتيل فى القراءة، برقم ۲، ١٤٦٤/ ١٠٤) والترمذى (سُنن التّرمذيّ، كتاب فضائل القُرآن، برقم ٢٩١٤ ، ٤/ ٢٣) و قال : حسن صحيح]

قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ اللهُ وَالِدِيْهِ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْئُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا؟!" رَوَاهُ أَبُو دَاوُد.(١)

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو نور کا ایک ایسا تاج پہنائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں پر پڑنے والی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ تو تمھارا اس پر عمل کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟" اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا۔

حدیث-[۱۲]

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله تعالٰی عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ قَلْباً وَعَى الْقُرْآنَ،وَأَنَّ هٰذَا الْقُرآنَ مَأْدَبَةُ اللهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيْهَا فَهُوَ آمِنٌ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبَشَّرْ. رواه الدارمی.
اَلْمَأْدَبَةُ:الطعام الذی یصنعه الرجل یدعو الناس الیه.(٢)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن پڑھا کرو کہ اللہ ربّ العزّت اس دل کو عذاب نہیں دیتا جس میں قرآن

---

(١) [أخرجه أبو داود فی سننه (سُنن أبی داود، کتاب الصّلاة، باب فی ثواب قراءة القُرآن، برقم١٤٥٣، ٢/ ١٠٠) و الحاکم فی المستدرك (المُستدرك علی الصّحیحَین، کتاب فضائل القُرآن، باب من قرأ القُرآن وعمل بما فیه...إلخ، برقم٢، ٢١٣١/ ٢٧٨)]

(٢) [أخرجه الدارمی فی سننه (سُنن الدّارِمیّ، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، برقم٣٣١٩.٢.٣٣٢٢، ٣٣٢٣/ ٣٢٢)]

محفوظ ہو اور یقیناً یہ قرآن، اللہ ربّ العزّت کا دستر خوان ہے تو جو اس میں داخل ہو گیا؛ امان پا گیا اور جس نے اس سے محبت کی اُس کے لیے خوش خبری ہے۔"

اسے امام دارمی نے روایت کیا۔"المأدبة"(کا معنیٰ) وہ کھانا ہے جسے آدمی بنا کر لوگوں کو اس کی طرف بلاتا ہے۔(دعوت کا کھانا)

حدیث-[۱۳]

عَنْ أَبِی مُوسَى الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللہ إِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِی فِيْهِ وَالْجَافِی عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ".رواه أبوداود.أخرجه البخاری فی الادب المفرد(۱)و أبوداود(۲)

و قال الامام النووی :و هو حديث حسن ،الغلو فی الدين : التشديد فيه ومجاوزة الحد ،و منه حامل القرآن غير الغالی فيه .قاله السيوطی.

و الجافی فيه : الذی لا يتعاهده و يبعد عن تلاوته كما فی "النهاية" و يفهم منها ان الغالی :الذی يبالغ فی سرعة قراءته و المطلوب الوسط ، كلا طرفی قصد الامور ذميم.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"بوڑھے مومن کی تعظیم کرنا اور ایسے عالم کی تعظیم کرنا جو قرآن میں نہ حد سے زیادہ غلو کرتا ہو اور نہ کمی کرتا ہو اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنا اللہ ربّ العزّت کی تعظیم و تکریم میں سے ہے۔"

---

(۱) (الأدب المفرد، باب إجلال الكبير، برقم ۳۶۲، ص ۱۱۰)

(۲) (سُنن أبی داود، كتاب الأدب، باب فی تنزيل النّاس منازلهم، برقم ۴۸۴۳، ۵/ ۱۱۲)

اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا اور امام نووی نے فرمایا: ''یہ حدیث حسن ہے'' اور دین میں غلو کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس میں شدت برتنا اور حد سے آگے بڑھنا اور اسی اعتبار سے ''حامل القرآن غير غالي فيه'' فرمایا گیا۔ اسے امام سیوطی نے ذکر فرمایا ہے۔

اور ''الجافي فيه'' سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی محافظت نہیں کرتا اور اس کی تلاوت سے دور رہتا ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے اور ''نهايه'' کتاب سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ''غالی'' سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن بہت جلدی جلدی پڑھتا ہے حالاں کہ درمیانی انداز میں پڑھنے کا حکم ہے۔ کاموں کو انجام دینے کے دونوں جانب (یعنی زیادہ جلدی انجام دینا اور بہت آہستہ انجام دینا) بُرے ہیں۔

حدیث-[۱۴]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِنْ أُشِيْرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ. رواه البخاری(۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو صحابہ کو (ایک کفن میں) جمع فرماتے، پھر پوچھتے کہ: '' ان میں سے کون قرآن کا زیادہ علم رکھنے والا ہے؟ اگر دونوں میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں مقدم فرماتے۔'' اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۱۵]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضى الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولَ

(۱) (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشّهید، برقم ۱۳۴۳، ۱/ ۳۲۶)

اللہ ﷺ "لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ." رواہ ابو داود والنسائی و الترمذی و قال : حدیث حسن صحیح.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے تین دن سے کم (عرصہ) میں قرآن کو ختم کیا اُس نے قرآن (کے مفاہیم کو) نہیں سمجھا۔"

اسے امام ابو داؤد اور امام نسائی اور امام ترمذی نے روایت کیا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: "کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

حدیث-[۱۶]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی للہ عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعَاهَدُوْا هَذَا الْقُرْآنَ ،فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا.رواه البخاری و مسلم.عقل جمع :عقال و هو الذی تعقل ؛أی تربط به.(۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس قرآن کی حفاظت کرتے رہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں

---

(۱) [أخرجه أبو داود (سُنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب تحزيب القرآن، برقم۲، ۱۳۹٤/ ۷۹.۷۸)و الترمذی (سُنن التّرمذيّ، كتاب القراءات، برقم٤، ۲۹٤۹/ ٤٤) و قال حسن صحيح، و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصّلاة والسنة فيها، باب: فى كم يستحب يختم القرآن، برقم۱۳٤۷، ۲/ ۱۵۲)]

(۲) [أخرجه البخاری (صحيح البخاری، كتاب فضائل القرآن، باب :استذكار القُرآن وتعاهده، برقم۳، ۵۰۳۳/ ۳۵٤، وفيه عن أبي موسى) و مسلم (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضائل القرآن ومايتعلق به، برقم۱، ۷۹۱/ ۵٤۵ وفيه عن أبي موسى)]

میری کی جان ہے! قرآن رسیوں میں بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ بھاگ جانے والا (دماغ سے نکل جانے والا) ہے۔" اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

"عُقُل" یہ عقال کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ "وہ رسی ہے جس سے (جانوروں کو) باندھا جاتا ہے۔

حدیث-[۱۷]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، اگر اس کی حفاظت کرے گا تو اسے روک پائے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو چلا جائے گا۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث-[۱۸]

عَنْ أَنَسٍ رضی الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقُذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رواه

(۱) [أخرجه البخاری (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: استذکار القُرآن وتعاهده، برقم۳، ۵۰۳۱/ ۳۵٤) و مسلم (صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضائل القرآن وما یتعلق به، برقم۱، ۷۸۹/ ۵٤۳) و أحمد فی مسنده (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنه، برقم۸، ٤٦٦٥/ ۲۹۱)]

أبوداود و الترمذی.القذاۃ : الوسخ من تبن و نحوہ.(١)

ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ تنکا جسے آدمی مسجد نے نکالے۔اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو کوئی سورت یا آیت دی گئی اور پھر اس نے اسے بھلا دیا۔“

اسے امام ابوداوٗد اور ترمذی نے روایت کیا۔

اور”القذاۃ“کا معنی ہے:پھوسا وغیرہ کا میل کچڑا۔

حدیث-[۱۹]

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی الله تعالی عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللهَ عز وجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْذمُ . رواه أبوداود والترمذی.(٢)

ترجمہ:حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”جو قرآن یاد کرکے بھول گیا قیامت کے دن، اللہ ربّ العزّت سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔“

اسے امام ابوداوٗد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۲۰]

---

(١) [أخرجه الترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ،کتاب فضائل القرآن،برقم ٤، ٢٩١٦/ ٢٤. ٢٥)و أبو داود فی سننه (سُنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی کنس المسجد، برقم ١، ٤٦١/ ٢٢٦. ٢٢٧)]

(٢) [أخرجه ابو داود (سُنن أبی داود،کتاب الصلاۃ،باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیه،برقم ٢، ١٤٧٤/ ١٠٧)و لم اقف علیه فی الترمذی]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی للہ عنها "اِنَّهَا نَعَتَتْ قِرَاءَ ةَ رَسُولِ الله ﷺ فَإِذَا قِرَأَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا." رواه أبو داؤد والنسائی و.الترمذی وقال:حديث حسن صحيح. (۱)

ترجمہ:ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی تلاوت قرآن کی تعریف کرتے ہوئے کہا:" وہ ایسی قراءت ہوتی جو حرف بہ حرف واضح ہوتی تھی۔"

اسے امام ابو داؤد اور امام نسائی اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث-[۲۱]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفّلِ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ"رَأَيْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يرجع فِیْ قِرَاءتِهٖ".رواه البخاری و مسلم. (۲)

---

(۱) [أخرجه ابو داود (سُنن أبي داود، كتاب الصلاة،باب استحباب الترتيل فی القراءة،برقم١٤٦٦، ٢/ ١٠٤)و النّسائی(سُنن النّسائی،كتاب الافتتاح،باب تزيين القرآن بالصّوت، برقم١٠١٨، ٢.١/ ١٩٤) و الترمذی(سُنن التّرمذیّ،كتاب فضائل القرآن،باب ماجاء كيف كانت قراءة النّبی ﷺ،برقم٤، ٢٩٢٣/ ٢٨)]

(٢) [أخرجه البخاری (صحيح البخاری،كتاب المغازی،باب أَيْنَ رَكَزَ النبیّ ﷺ الراية يوم الفتح،برقم٣، ٤٢٨١/ ٩٠) و مسلم (صحيح مسلم،كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب ذكر قراءة النبیّ ﷺ سورة الفتح يوم فتح مكة،برقم١، ٧٩٤/ ٥٤٧)و أحمد فی مسنده (مسند الإمام أحمد بن حنبل،حديث عبد الله بن مُغفّل المُزنی،برقم٣٤، ٢٠٥٦٥/ ١٧٨)]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سورۂ فتح کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا جس میں ترجیع فرماتے۔" اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۲۲]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا اجْتَمَعَ قَومٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالٰى يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَ يَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ." رواه مسلم. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اسے سیکھتے اور سکھاتے ہیں تو ان لوگوں پر سکون و اطمنان نازل ہوتا ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اللہ ربّ العزّت اپنے مقرّب فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔"

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۲۳]

---

(۱) [أخرجه مسلم (صحيح مسلم، كتاب الذّكر والدعاء والتّوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، برقم ٤، ٢٦٩٩/ ٢٠٧٤) و أبو داود (سُنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في ثواب قراءة القرآن، برقم ٢، ١٤٥٥/ ١٠٠) و الترمذی (سُنن التّرمذیّ، كتاب القراءات، برقم ٢٩٤٥، ٤/ ٤١) و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، كتاب السّنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، برقم ١، ٢٢٥/ ١٣٧)]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:" مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ ما أَذِنَ لِلنَّبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.(۱)

و معنی "اذن":استمع.قال الامام نووی : وهو اشارة الى الرضاو القبول.

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:"اللہ ربّ العزّت کسی چیز کو اتنی توجہ سے سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ سے خوش آواز نبی کی قراءت کو سنتا ہے جو اپنی کوشش بھر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔"اذن" کا معنیٰ "غور سے سننا" ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ اس سے راضی ہونے اور قبول کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

حدیث-[۲۴]

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "أَشَدُّ أَذنًا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنِ الصَّوتِ بِالْقُرْآن مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى

---

(۱) [(صحيح البخاری،كتاب التوحيد،باب قول النبیّ ﷺ الماهر بالقرآن مع الكرام البررة، برقم٤،٧٥٤٤/ ٤٨٩،وفی آخره:يَجْهَرُ بِهِ) أخرجه مسلم (صحيح مسلم،كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب استحباب تحسين الصّوت بالقرآن،برقم١،٧٩٢/ ٥٤٥،وفی آخره:يَجْهَرُ بِهِ)و أبو داود (سُنن أبي داود،كتاب الصلاة،باب استحباب الترتيل فی القراءة،برقم٢،١٤٧٣/ ١٠٦.١٠٧، وفی آخره:يَجْهَرُ بِهِ) و الترمذی (سُنن التّرمذیّ،كتاب القراءات،برقم٤،٢٩٤٥/ ٤١) و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة،كتاب السّنة،باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، برقم٢٢٥، ١/ ١٣٧)]

قَيْنَتِه".رواه ابن ماجة.(١)

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " مغنیہ کنیز کا مالک جس شوق و جذبہ سے اپنی کنیز (کا گانا) سنتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ توجہ سے اللہ ربّ العزّت اپنے بندے کا خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔ " اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث-[۲۵]

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله تعالی عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: "زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ" رواه أبو داود والنسائی وغيرهما.(٢)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔ "

اسے امام ابو داؤد اور امام نسائی نے روایت کیا۔

حدیث-[۲۶]

عَنْ سَعْدِبْنِ أَبِی وَقَّاصٍ رضی الله تعالی عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: " مَنْ

---

(١) [أخرجه ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصّلاة والسنة فيها، باب: فی حسن الصّوت بالقُرآن، برقم ٢، ١٣٤٠ / ١٤٧) و ابن حبان (صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ذكر استماع الله إلى من ذكرنا---إلخ، برقم ٢، ٧٥١ / ٦٧)]

(٢) [أخرجه أبو داود (سُنن أبی داود، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فی القراءة، برقم ٢، ١٤٦٨ / ١٠٥) و النسائی (سُنن النّسائی، كتاب الافتتاح، باب تزيين القرآن بالصّوت، برقم ١٠١٢، ٢.١ / ١٩٢)

لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.(۱)

قَالَ النووی: قَالَ جَمْهُورُ الْعُلَمَاءِ: معنی "لَمْ یَتَغَن": لَمْ یُحْسِنْ صَوْتَهُ.

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا؛ وہ ہم میں سے نہیں۔"

اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا۔ امام نووی نے فرمایا کہ جمہور علما نے فرمایا "لم یتغن" کا معنٰی یہ ہے کہ اس کی آواز اچھی نہ ہو۔

حدیث-[۲۷]

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ" قَرَأَ فِی الْعِشَاء ب"وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُون"(التین:۱) فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْه". رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ.(۲)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشا کی نماز میں "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُون" کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت آواز والا کسی کو نہیں پایا۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) [أخرجه ابو داود فی سننه (سُنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة، برقم۲، ۱٤۷۰/ ۱۰٦)]

(۲) [أخرجه البخاری (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الماهر بالقرآن مع الکرام البررة، برقم٤، ۷٥٤٦/ ٤۸۹. ٤۹۰) و مسلم (صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی العشاء، برقم۱، ٤٦٤/ ۳۳۹)]

حدیث-[۲۸]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله تعالیٰ عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآن فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ (ﷺ) أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ:" إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي".فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا جِئْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةَ:"فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا "(النّساء:۴۱/۴) قَالَ :حَسْبُكَ الآنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاه تَذْرِفَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.(۱)

ذرف الدمع : سال من باب ضرب.

ترجمہ:حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:" مجھے قرآن سناؤ، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو قرآن سناؤں حالاں کہ قرآن کریم آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے ؟ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن کسی دوسرے سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں تو میں نے سورۂ نساء سنائی، یہاں تک کہ جب میں اس آیت کریمہ پر پہنچا:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا(۲)

ترجمہ:"تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمھیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔"

(۱) [أخرجه البخاری (صحيح البخاری،كتاب فضائل القرآن،باب قول المقرىء للقارىء :حسبك،برقم۳،۵۰۵۰/ ۲۵۸) و مسلم (صحيح مسلم،كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب فضل استماع القرآن وطلب القراءة من حافظ...إلخ،برقم۱،۸۰۰/ ۵۵۱)]

(۲) (النّساء:٤/ ٤١)

تو آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس اتنا کافی ہے، جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہیں۔"

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

"ذرف الدمع" کا معنیٰ آنسو بہنا، باب ضرب سے ہے۔

حدیث-[۲۹]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ: "خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ، وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كُلُّنَا يُحِبُّ ذَلِكَ! قَالَ: فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ، أَوْ فَيَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ. بطحان: وادٍ بالمدينة، الكوماء: الناقة العظيمة. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ مقام صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے تب نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ہر دن کی صبح کو وادی بطحا یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے قطع تعلقی اور کوئی گناہ کیے بغیر دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں لائے؟ تو ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک اس بات کو پسند کرتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد

---

(۱) [أخرجه مسلم (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل استماع القرآن وطلب القراءة من حافظ---إلخ، برقم ۱، ۸۰۰/ ۵۵۱) و ابن ابی شیبه فی مصنفه (المُصنّف لابن أبي شيبة، كتاب فضائل القُرآن، باب فيمن تعلّم القرآن وعلّمه، برقم ۱۵، ۳۰۶۹۷/ ٤٨٨)]

فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص صبح کو مسجد جائے اور کتاب اللہ کی دو آیتیں پڑھے اور سیکھے تو یہ عمل دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، ایسے ہی آیتوں کی تعداد ہو وہ اتنے اونٹوں سے بہتر ہے۔"

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بطحان: مدینہ منورہ کی ایک وادی ہے۔ الکوماء بڑی کوہان والی اونٹنی۔

حدیث-[۳۰]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله تعالى عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي: قَالَ ﷺ: "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ. فَإِنَّهَا رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي. قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ، وَذُخْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ." رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، فِي صَحِيْحِه.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ (میں نے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں عرض کیا کہ) یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے اوپر خوف خدا کو لازم کرلو؛ اس لیے کہ یہ تمام معاملات کی بنیاد ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اور اضافہ فرمائیں تو آقائے کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کی تلاوت اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ تیرے لیے زمین میں نور اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔" اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر فرمایا۔

حدیث-[۳۱]

---

(۱) (صحیح ابن حبان، کتاب البر والإحسان، باب ما جاء فی الطاعات وثوابها، ذکر الاستحباب للمرء أن یکون من کل خیر۔۔۔إلخ، برقم ۳۶۲، ۱/ ۲۸۹)

عَنْ جَابِرٍرضی الله تعالیٰ عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:" الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ". رواه ابن حبان فی "صحيحه." (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایسا جھگڑالو ہے جس کی تصدیق کی جائے گی، جو شخص قرآن کو (اپنی زندگی گزارنے میں) امام بنائے گا، قرآن اسے جنت میں لے جائے گا اور جو اسے پس پشت ڈالے گا (یعنی قرآنی احکامات پر عمل نہیں کرے گا) تو قرآن اسے ہانکتے ہوئے جہنم میں ڈال دے گا۔"

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیا۔ "ماحل خصم" کا معنیٰ جھگڑالو آدمی ہے۔

حدیث-[۳۲]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ:" بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَهُمْ ذوو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي: مَا مَعَهُ مِنْ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ : "مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟" قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ ، فَقَالَ: أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَاللهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَة إِلَّا خَشْيَةَ أَلَّا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْك يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُد وَهُوَ فِي جَوْفِهِ فَمَثَلُه جِرَابٍ اوكئ عَلَى مِسْكٍ".رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ، وَقَالَ:

---

(۱) [أخرجه ابن حبان (صحيح ابن حبان، كتاب العلم، باب الزّجر عَن كِتبة المَرء السّنن۔۔۔إلخ، ذكر البيان بأنّ القرآن من جعله إمامه... إلخ، برقم ۱۲٤، ۱ / ۱٦۷) و البيهقى فى شعب الايمان (الجامع لشعب الإيمان، باب فى تعظيم القرآن، فصل فى إدمان تلاوة القرآن، برقم ۱۸۵۵،۳ / ۳۹۰)]

حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر افراد پر مشتمل ایک وفد بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے ان سے قرآن پڑھوایا تو ہر شخص نے جتنا یاد تھا پڑھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوعمر جوان کے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ اے فلاں! تجھے (قرآن میں سے) کیا یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں چیز اور سورۂ بقرہ یاد ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھے سورۂ بقرہ یاد ہے؟ اس نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جا تو ان کا امیر ہے تو ان میں سے ایک معزز شخص نے عرض کی: مجھے سورۂ بقرہ یاد کرنے سے اسی ڈر نے روک رکھا کہ میں اس کے ساتھ قیام نہیں کر پاؤں گا (طوالت کی وجہ سے پوری سورۂ بقرہ نماز میں نہیں پڑھ سکوں گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن سکھو اور اسے پڑھا کرو؛ اس لیے کہ جو قرآن سیکھے اور اسے پڑھے اس کی مثال مشک سے بھرے ہوئے ایسے تھیلے کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ مہکتی ہے اور جس نے قرآن سیکھا اور اسے سینے میں لیے (غفلت کی نیند) سوتا رہا (یعنی کبھی قرآن کریم کی تلاوت نہ کی) اس کی مثال مشک سے بھرے ہوئے ایسے تھیلے کی طرح ہے جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔“

اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

---

(۱) [أخرجه الترمذی (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سُورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی، برقم ۲۸۷۶، ۴/ ۴) و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، کتاب السنة، باب: فضل مَن تعلّم القُرآن وعلّمه، برقم ۲۱۷، ۱/ ۱۳۲) و ابن حبان (صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدماً أو مؤخراً، باب المریض وما یتعلق به، فصل فی الأمل، ذکر استحقاق بالازدیاد.... إلخ، برقم ۲۱۲۳، ۴/ ۲۸۴. ۲۸۵)]

حدیث-[۳۳]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ وَمَنْ تَلاَهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الامام أحمد.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو کتاب اللہ کی کسی آیت کو غور سے سنتا ہے تو اس کے لیے بڑھنے والی ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہو گا۔"

اسے امام احمد نے روایت کیا۔

حدیث-[۳۴]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاص رضی الله عنهما أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُوحَى إِلَيْهِ، لاَ يَنْبَغِى لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَّ مَعَ جِدٍّ وَلا يَجْهَلَ مَعَ جَهْلٍ وَفِى جَوْفِهِ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى" رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ صَحَّحه.(۲) "يجد" يغضب و يحزن.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن پڑھا؛ اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلو کے قریب کر لیا مگر

---

(۱) [أخرجه أحمد فی مسنده (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی هريرة رضی الله عنه، برقم ۸٤٩٤،١٤/ ١٩١. ١٩٢) و عبد الرزاق فی مصنفه (المصنّف لعبد الرزاق، كتاب فضائل القرآن، باب تعليم القرآن وفضله، برقم ٦٠٣٣،٣/ ٢٢٩)]

(۲) [أخرجه الحاكم فی المستدرك (المستدرك على الصّحيحين، كتاب فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة، باب فضيلة قراءة القرآن، برقم ٢٠٧٢،٢/ ٢٥٢)]

یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی تو قرآن پڑھنے والے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ سینے میں کلام اللہ کے ہوتے ہوئے غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ کرے اور جاہلوں کے ساتھ جاہل بن جائے۔"

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

"یجد" کا معنی غصہ کرنا اور رنجیدہ ہونا ہے۔

حدیث-[۳۵]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "الصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، یَقُولُ الصِّیَامُ: رَبِّ إِنِّی مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِی فِیهِ، وَ یَقُولُ الْقُرْآنُ: رَبِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِی فِیهِ فَیُشَفَّعَانِ". رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِیحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: "اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے، پینے سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔"

---

(۱) [أخرجه أحمد (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما، برقم ۶۶۲۶، ۱۱/ ۱۹۹، وفیه: منعته الطّعام والشّهوات بالنّهار) و الطبرانی کما فی مجمع الزوائد (مجمع الزّوائد ومنبع الفوائد، کتاب الزکاة، باب فی فضل الصّوم، برقم ۵۰۸۱، ۳/ ۳۱۸، وفیه: منعته الطّعام والشّهوات بالنّهار)، قال الهیثمی: رجال الطبرانی رجال صحیح، والحاکم (المستدرک علی الصّحیحین، کتاب فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة، باب الصّیام والقرآن یشفعان للعبد فیشفعان، برقم ۲۰۸۰، ۲/ ۲۵۵، وفیه: منعته الطّعام والشّهوات بالنّهار)]

اور قرآن کہے گا: ”اے میرے رب! میں اسے رات کو سونے سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔“

تو دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

اِسے امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر ہے۔

حدیث-[۳٦]

عَنْ أَنَسٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ”إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ“. قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ”أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ“. رَوَاهُ النَّسَائِيّ، وابْن مَاجَه، والحاكم بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں میں کچھ اہل اللہ ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کہ وہی اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔“

اسے امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

---

(۱) [أخرجه احمد (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند أنس بن مالك رضی الله تعالى عنه، برقم۱۹، ۱۲۲۹۲/ ۳۰۵)و النسائی فی الکبری (السُّنن الکبری، کتاب فضائل القرآن، باب أهل القرآن، برقم۵، ۸۰۳۱/ ۱۷)و ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، کتاب السنة، باب: فضل مَن تعلّم القُرآن وعلّمه، برقم۱، ۲۱۵/ ۱۳۱)و الدارمی (سُنن الدّارِمیّ، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، برقم۲، ۳۳۲٦/ ۳۲۲.۳۲۳)و الحاکم(المستدرك علی الصّحیحین، کتاب فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة، باب قال: أهل القرآن هم أهل الله وخاصته، برقم۲، ۲۰۹۰/ ۲۵۹)]

حدیث-[۳۷]

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله تعالی عنه أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرؤُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ". رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک ایسے قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھتا تھا، پھر مانگتا تھا تو انہوں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ وہ قرآن کے وسیلے سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سوال کرے؛ کیوں کہ عن قریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے تو اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث-[۳۸]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله تعالىٰ عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "يَا أَبَا ذَرٍّ! لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ. وَلَأَنْ

---

(۱) [أخرجه الترمذی فی جامعه (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القرآن، برقم۲۹۱۷، ۲۹۱۷/ ۲۵) و أحمد فی مسنده (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند البصریین، حدیث عمران بن حُصَین، برقم ۱۹۹۴٤، ۳۳/ ۱۶۷) و البزار فی مسنده (البحر الزخّار المعروف بمُسند البزّار، مسند عمران بن حصین رضی الله عنه، أوّل حدیث عمران بن حُصَین، برقم۳۵۵۳، ۹/ ۳۶) و ابن أبی شیبه فی مصنفه (المُصنّف لابن أبی شیبة، کتاب فضائل القُرآن، باب من کرہ أن یتأکّل بالقرآن، برقم ۳۰۶۲٤، ۱۵/ ٤۵۹)]

تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ بِهِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ.

"رواه ابن ماجة بإسناد حسن.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" اے ابو ذر! تیرا صبح کو کتاب اللہ کی ایک آیت کا سیکھنا سو رکعت (نفل) نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب پڑھنا خواہ اس پر عمل کر سکے یا نہ کر سکے ہزار رکعت (نفل) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

اسے ابن ماجہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث-[۳۹]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَعَشرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جس شخص نے رات میں دس آیتوں کی تلاوت کی تو وہ غافل بندوں میں نہیں لکھا جائے گا۔"

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

---

(۱) [أخرجه ابن ماجه في سننه (سُنَن ابن ماجة، كتاب السنة، باب: فضل مَن تعلّم القُرآن وعلّمه، برقم۱، ۲۱۹/ ۱۳۳)]

(۲) [أخرجه الحاكم في المستدرك (المستدرك على الصّحيحين، كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، باب من قرأعشر آيات في ليلة... إلخ، برقم ۲، ۲۰۸۵/ ۲۵۷)]

حدیث-[۴۰]

عَنْ عَلِيٍّ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. رواه الترمذی وابن ماجة. (۱)

و معنی استظهره :"حفظه" تقول قرأت القرآن عن ظهر قلبي؛ أی : قرأته من حفظي.

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن پڑھ کر اسے یاد کرلیا، پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ ربُّ العزّت اسے قرآن کے وسیلے سے جنت میں داخل فرمادے گا اور وہ اپنے پورے خاندان میں سے ایسے دس لوگوں کی شفاعت کرے گا جن پر جہنم کی آگ واجب ہوچکی ہوگی۔"

اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

"استظهره" کا معنیٰ "حفظه" ہے یعنی اسے یاد کرلیا، آپ "قرأت القرآن عن ظهر قلبي" کہتے ہیں یعنی میں نے وہ پڑھا جو مجھے یاد ہے۔

---

(۱) [أخرجه ابن ماجه (سُنن ابن ماجة، کتاب السنة، باب: فضل مَن تعلّم القرآن وعلّمه، برقم۲۱۶، ۱/ ۱۳۱.۱۳۲) و الترمذی (سُنن التّرمذیّ، کتاب فضائل القرآن، باب: ما جاء فی فضل قارئ القرآن، برقم۲۹۰۵،٤/ ۱۸)]

ماخذ ومراجع

۞القُرآن الکریم،کلام اللہ عزّوجلّ
۞الأدب المفرد،للإمام الحافظ أبی عبد اللہ محمّد بن إسماعیل بن إبراهیم البخاری(ت٢٥٦ھ)،مطبوعة:دارُالمعرفة،بیروت،الطبعةالثانیة١٤٢٠ھ. ١٩٩٩م
۞الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان،رتّبهُ:الأمیر علاؤ الدّین علی بن بلبان الفارسی(ت٧٣٩ھ)، مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة١٤١٧ھ.١٩٩٦م
۞البحر الزخّار المعروف بمُسند البزّار،للإمام الحافظ أبی بکر أحمد بن عَمرو بن عبد الخالِق العتکی البزّار(ت٢٩٢ھ)،مطبوعة:مکتبة العُلوم وَالحکم،المدینة المنوّرة،الطبعة ١٤٢٤ھ.٢٠٠٣م
۞تاریخ مدینة دَمشق،للإمام الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن ابن هبة اللہ بن عبداللہ الشّافعی المعروف بابن عساکر(ت٥٧١ھ)،مطبوعة:دارُ الفکر، بیروت،الطبعة ١٤٢١ھ.٢٠٠٠م
۞الجامع لشُعَب الإیمان،للإمام الحافظ أبی بکر أحمد بن الحُسین البیهقی (ت٤٥٨ھ)،مطبوعة: مکتبة الرّشد،الرّیاض،الطبعة الأولی١٤٢٣ھ.٢٠٠٣م
۞خزائن العرفان،لصدر الأفاضل سیّد محمّد نعیم الدّین مراد خزائن العرفان،لصدر الأفاضل سیّد محمّد نعیم الدّین مراد آبادی (ت١٣٦٧ھ)، مطبوعة:ضیاء القُرآن پبلی کیشنز،لاهور
۞سُننِ أبی داود،للإمام الحافظ أبی داود سُلیمان بْن الأشعث السّجستانی الأزدی(ت٢٧٥ھ)، مطبوعة:دارُ ابن حزم،بیروت،الطبعة الأولی ١٤١٨ھ.

١٩٩٧م

۞سُنن ابن ماجة،للإمام أبی عبد الله محمّد بن یز ید القَزو ینیّ (ت٢٧٥ھ)، مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة،بیروت، الطّبعة الأولى١٤١٩ھ.١٩٩٨م

۞سُنن التّرمذیّ،للإمام أبی عیسی محمّد بن عیسی التّرمذی (ت٢٧٩ھ)، مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولى١٤٢١ھ.٢٠٠٠م

۞سُنن النّسائیّ،للإمام أبی عبد الرّحمٰن أحمد بن شُعیب النّسائی (ت٣٠٣ھ)، مطبوعة:دار الفکر،بیروت،١٤١٩ھ.١٩٩٩م

۞سُنن الدّارمیّ،للإمام أبی محمّد عبد الله بن عبد الرّحمٰن بن الفضل الدّارمی(ت٢٥٥ھ)،مطبوعة: دارُ الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولى ١٤١٧ھ. ١٩٩٦م

۞صحیح البخاری،للإمام الحافظ أبی عبد الله محمّد بن إسماعیل بن إبراهیم البخاری(ت٢٥٦ھ)، مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة،بیروت،١٤٢٠ھ.١٩٩٩م

۞صحیح مسلم،للإمام أبی الحُسین مُسلم بن الحَجّاج القُشیریّ النّیسابُوری(ت٢٦١ھ)،مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة،بیروت

۞کتاب السُّنن الکبری،للإمام أبی عبد الرّحمٰن أحمد بن شُعیب النّسائی (ت٣٠٣ھ)،مطبوعة: دارُ الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولى ١٤١١ھ. ١٩٩١م

۞المُصنّف للإمام أبی بکر عبد الرزّاق بن همّام بن نافع الصّنعانی (ت٢١١ھ)،مطبوعة:دارُ الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولى١٤٢١ھ. ٢٠٠٠م

۞المُصنّف،للإمام أبی بکر عبد الله بن محمّد بن أبی شیبة العبسی الکوفی (ت٢٣٥ھ)،مطبوعة:دارُ قرطبة،بیروت،الطبعة الأولى١٤٢٧ھ.٢٠٠٦م

۞المسند،للإمام أبی عبد الله أحمد بن محمّد بن حنبل الشّیبانی (ت٢٤١ھ)،

النّاشر:مؤسسة الرّسالة،بیروت،الطبعة الأولی١٤٢١ھ.٢٠٠١م

۞المستدرك على الصّحيحين،للإمام أبی عبد الله محمّد بن عبد الله الحاكم النّيسابُوری(ت٤٠٥ھ)، مطبوعة:دارُ المعرفة،بیروت،الطبعة الثانية١٤٢٧ھ . ٢٠٠٦م

۞مجمعُ الزّوائد ومنبع الفوائد،للحافظ نُور الدّين علی بن أبی بكر بن سُليمان الهيثمی المصری (ت٨٠٧ھ)،مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بیروت، الطبعة الأولی١٤٢٢ھ.٢٠٠١م

توہینِ رسالت اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج
علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی

ترجمہ و حواشی
مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم

حضرت علّامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء جامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے